السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں انیس برس کا نوجوان ہوں، میں نے بہت سے گناہوں کا ارتکاب کرکے اپنے اوپر بہت ظلم کیا ہے حتی کہ میں مسجد میں نمازیں بھی زیادہ نہیں پڑھتا، زندگی بھر کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں نے رمضان میں سارے روزے رکھے ہوں اور بھی بہت سے برے کام کئے ہیں۔ میں نے بہت دفعہ توبہ کا ارادہ کیا لیکن کیا کروں میں پھر پاپ کمانے لگتا ہوں۔ میرے محلے کے دوست واحباب بھی ایسے نوجوان ہیں، جن کے اخلاق اچھے نہیں ہیں، اسی طرح میرے بھائیوں کے دوست جو اکثر ہمارے گھر میں آتے جاتے رہتے ہیں وہ بھی نیک نہیں ہیں۔۔۔۔۔ اللہ جانتا ہے کہ میں نے اپنے اوپر بہت ظلم کیا، بہت گناہ کئے ہیں اور بہت برے عملوں کا ارتکاب کیا ہے لیکن جب بھی توبہ کرتا ہوں تو اسے توڑ دیتا ہوں۔ امید ہے مجھے آپ ایسا راستہ بتائیں گے جو رب سے قریب کردے اور ان برے اعمال سے مجھے دور ہٹا دے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ارشاد باری تعالی ہے:

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (الزمر ٣٩/٥٣)

اے پیغمبر میری طرف سے لوگوں کو) کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا، اللہ تو سب گناہوں کو بخش دیتا ہے یقینا وہی بہت زیادہ بخشنے والا نہایت مہربان) ''ہے۔''

علماء اجماع ہے کہ یہ آیت کریمہ ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو توبہ کرنے والے ہوں۔ جو شخص اپنے گناہوں سے سچی اور پکی توبہ کرے تو اللہ تعالی اس کے تمام گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا آیت سے ثابت ہے۔ نیز فرمان باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ (التحریم ٦٦/٨)

''مومنو! اللہ کے خالص سچی (صاف دل سے) توبہ کرو امید ہے کہ وہ تمہارے گناہ تم سے دور کردے گا اور تمہیں باغ ہائے بہشت میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے گناہوں کی دوری اور بہشتوں کے داخلہ کو توبة النصوح کے ساتھ مشروط کیا ہے اور یہ وہ توبہ ہوتی ہے جس میں گناہوں کے ترک کرنے کا عہد کیا جائے، گناہوں کے ارتکاب سے پرہیز کیا جائے، ماضی میں جو کچھ ہو اس پر ندامت کا اظہار کیا جائے اور اللہ سبحانہ وتعالی کی تعظیم، اس کے ثواب کی رغبت اور اس کے عذاب کے ڈر کے باعث یہ عزم صمیم کیا جائے کہ آئندہ ان گناہوں کا ارتکاب نہیں کیا جائے گا۔۔۔۔۔ اسی طرح توبة النصوح کی شرطوں میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ اگر گناہ کا تعلق کسی خون یا مال یا عزت وآبرو سے ہے تو حق داروں کو ان کا حق دیا جائے یا اسے معاف کرلیا جائے اور اگر حق کی ادائیگی یا معافی ممکن نہ ہو تو پھر صاحب حق کے لئے کثرت سے دعا کی جائے اور جہاں اس نے اس کی غیبت کی تھی، وہاں اس کے اعمال صالحہ کا بھی تذکرہ کرے کیونکہ نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے:

وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (النور ٢٤/٣١)

''اے اہل ایمان! تم سب کے سب اللہ تعالی کی بارگاہ میں توبہ کرو تاکہ فلاح پاؤ۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے فلاح کو توبہ کے ساتھ مشروط قرار دیا ہے، تو اس سے معلوم ہوا کہ توبہ کرنے والا کامیاب وکامران ہے اور اگر توبہ کرنے والا توبہ کے بعد ایمان وعمل صالح کا مظاہرہ کرے تو اللہ تعالی اس کی برائیوں کو مٹا دیتا ہے اور گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے سورہ الفرقان میں شرک، قتل ناحق اور زنا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ٦٨ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا ٦٩ إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا (الفرقان ٢٥/٦٨-٧٠)

''اور جو یہ کام کرے گا سخت گناہ میں مبتلا ہوگا، قیامت کے دن اس کو دوگنا عذاب ہوگا اور ذلت وخواری سے ہمیشہ اس میں رہے گا مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالی نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔''

توبہ کے اسباب میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی کی بارگاہ میں عاجزی وانکساری کا اظہار کرتے ہوئے اس سے ہدایت وتوفیق کی دعا مانگی جائے نیز یہ بھی دعا کریں کہ وہ اپنے فضل وکرم سے تمہیں توبہ کی توفیق عطا فرمائے، اسی کا یہ فرمان ہے:

ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ (الغافر۶۰/۴۰)

''تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری (دعا) قبول کروں گا۔''

نیز فرمایا:

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ

(البقرۃ۱۸۶/۲)

''اے پیغمبر!) جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو)

کہہ دیں کہ) میں (تمہارے) قریب ہوں۔ جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے۔ میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔)

توبہ کے اسباب میں سے یہ بھی ہے، اوراس سے توبہ پر استقامت بھی نصیب ہوتی ہے کہ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کی جائے، اعمال صالحہ میں ان کی پیروی کی جائے اور برے لوگوں کی صحبت سے اجتناب کیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے لہذا تم میں سے ہر ایک کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس کی دوستی کس سے ہے؟''

نبی علیہ السلام نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ ''نیک ساتھی کی مثال کستوری والے کی طرح ہے کہ وہ یا تو تمہیں کستوری کا تحفہ دے دے گا یا تم اس سے خرید لو گے یا اس سے اچھی خوشبو ہی پاؤ گے اور برے ساتھی کی مثال بھٹی میں پھونکنے والے کی طرح ہے کہ وہ تمہارے کپڑے جلا دے گا یا تم اس سے بدبو پاؤ گے۔''

[مقالات وفتاویٰ ابن باز](#)

صفحہ 416

محدث فتویٰ